اگر محبّ وطن جرنیل ظالمانہ جاگیردارانہ نظام کے خاتمہ اور کرپٹ سیاستدانوں سے ملک کونجات دلانے کیلئے مارشل لاء طرز کا کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو ہم ان کا ساتھ دیں گے۔الطاف حسین

اگر فوج کے جرنیل ملک کو چوراچکوں، ڈاکوؤں، ملکی دولت لوٹنے والوں سے نجات کیلئے کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو بڑی برائی کے خاتمہ کیلئے ہمیں چھوٹی برائی قبول ہے

فوج کے محبّ وطن جرنیل اور آئی ایس آئی خداراان ڈاکوؤں اور لٹیرے جاگیرداروں وڈیروں کا ساتھ دینا بند کردیں

پاکستان کو اس وقت کرپٹ جاگیرداروں، وڈیروں اور سرداروں سے نجات کیلئے انقلابِ فرانس کی طرز کے انقلاب کی ضرورت ہے

امریکہ کے صدر بارک اوباما اور امریکی حکام پاکستان کے بارے میں اپنی ماضی کی پالیسیوں کو تبدیل کریں اور کرپٹ جرنیلوں اور لٹیرے جاگیرداروں کا ساتھ دینے کے بجائے عوام کا ساتھ دیں

پوری قوم کو اب فیصلہ کرلینا چاہئے کہ ہم نہ امریکہ کی ڈکٹیشن لیں گے نہ کسی اور ملک کی، ہم اپنے پیروں پر ملک کو کھڑا کریں گے

جن جاگیرداروں نے اپنی اپنی زمینیں بچانے کیلئے پشتوں کو توڑ کر سیلاب کا رخ گوٹھوں دیہاتوں کی طرف کیا وہ انسانیت کے مجرم ہیں

لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں ایم کیوایم کے جنرل ورکرز اجلاس سے ٹیلیفون پر خطاب

کراچی۔۔۔22 اگست 2010ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ پاکستان کو اس وقت کرپٹ جاگیرداروں، وڈیروں اور سرداروں سے نجات کیلئے انقلابِ فرانس کی طرز کے انقلاب کی ضرورت ہے،فوج کے محبّ وطن جرنیل اور آئی ایس آئی خداراان ڈاکوؤں اور لٹیرے جاگیرداروں وڈیروں کا ساتھ دینا بند کردیں۔اگر محبّ وطن جرنیل اس ظالمانہ جاگیردارانہ نظام کے خاتمہ اور کرپٹ سیاستدانوں سے ملک کونجات دلانے کیلئے مارشل لاء طرز کا کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو ہم ان کا ساتھ دیں گے۔انہوں نے امریکہ کی دوہری پالیسیوں پر شدید تنقید کرتے ہوئے امریکہ کے صدر بارک اوباما اور امریکی حکام سے کہا کہ وہ پاکستان کے بارے میں اپنی ماضی کی پالیسیوں کو تبدیل کریں اور کرپٹ جرنیلوں اور لٹیرے جاگیرداروں کا ساتھ دینے کے بجائے عوام کا ساتھ دیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار آج لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں ایم کیوایم کے جنرل ورکرز اجلاس سے ٹیلیفون پر خطاب کرتے ہوئے کیا جس میں کراچی کے یونٹوں، سیکٹروں اور مختلف ونگز اور شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کارکنوں، نوجوانوں، بزرگوں اور خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔اجلاس میں اراکین رابطہ کمیٹی، ایم کیوایم سے تعلق رکھنے والے وزراء، ارکان قومی وصوبائی اسمبلی بھی موجود تھے۔اجلاس سے رابطہ کمیٹی کے ڈپٹی کنوینر ڈاکٹر فاروق ستار نے بھی خطاب کیا۔اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے سیلاب سے آنے والی تباہی میں جاگیرداروں کے کردار، سیلاب زدگان کی مشکلات، ملک میں رائج فرسودہ جاگیردارانہ نظام، کرپٹ سیاستدانوں کے تسلط، ملک کی خارجہ پالیسی میں امریکہ اور مغربی ممالک کی مداخلت اور ملک کی مجموعی صورتحال کے بارے میں کھل کر اظہار خیال کیا۔اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ آج پورے ملک کے محبّ وطن عوام کیلئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ گزشتہ 63 برسوں کے دوران غریب متوسط طبقے کے ایماندار لوگوں کو حق حکمرانی نہیں دیا گیا اور بڑے بڑے جاگیردار اور وڈیرے میوزیکل چیئر کے کھیل کی طرح اقتدار پر براجمان ہوتے رہے، ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا رہا اور ہمارے ارباب اقتدار اور اسٹیبلشمنٹ یہ سب کچھ دیکھتی رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ جب 2005ء میں تاریخ کا بدترین زلزلہ آیا اس وقت ہیلی کاپٹرز کا رونا رویا جاتا تھا، آخر اس وقت پاکستان کو اربوں کھربوں کی جو غیرملکی امداد ملی تھی وہ کہاں گئی؟ اس امداد سے قدرتی آسمانی آفات اور حادثات سے نمٹنے کیلئے آلات، حفاظتی مشینیں، ہیلی کاپٹر اور امدادی سامان کیوں نہ خریدا گیا؟ ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل کیوں قائم نہیں کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ آج ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا ہمیں انہی جاگیرداروں اور وڈیروں کیلئے کام کرنا ہے جو نہ صرف

غریبوں کا خون چوستے ہیں بلکہ قدرتی آفات کو بھی غریبوں کے متھے لگا کر اپنی جاگیردار زمینیں بچالیتے ہیں، کیا ہم زندہ باد کے نعرے لگا کر انہی کی سپورٹ کرتے رہیں گے جو ملک اور ملک کے عوام کو لوٹتے رہے ہیں اور ملک کو دولخت کرنے کے ذمہ دار ہیں اور آج باقی ماندہ ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر بضد ہیں۔

جناب الطاف حسین نے کہا کہ ہماری خارجہ پالیسی آزاد اور خودمختار نہیں بلکہ بیرونی قوتوں کے زیر اثر ہے اس کے برعکس پڑوسی ملک بھارت کی خارجہ پالیسی 99 فیصد پاکستان کی خارجہ پالیسیوں سے زیادہ مؤثر اور بااثر ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی کے نمائندگان دوسرے ممالک کے دورے کے موقع پر پاکستان کا مقدمہ اور مسائل اور حساس معاملات کو پیش کرنے کے بجائے وہاں بڑے بڑے شاپنگ سینٹروں کی سیر کرتے رہتے ہیں جبکہ انڈیا کے سفارتکار اور خارجہ پالیسی کے نمائندگان تحقیق وجستجو اور تازہ ترین حالات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور ملک کے مقدمے کو مؤثر انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کی ناقص خارجہ پالیسی چور، اچکوں، ظالم وجابر طبقے یعنی جاگیردار وڈیرے اور نو دولتیوں، چور چکاری کر کے سرمایہ دار بننے والے سرمایہ کار اور کرپٹ فوجی جرنیلوں کے ذریعے تبدیل نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ فوج پاکستان میں بہت منظّم اور ہر کڑے اور مشکل وقت میں قربانیاں دینے والا ادارہ ہے، اسکے جوانوں کی اکثریت کا تعلق غریب، محنت کش یا متوسط طبقے سے ہے دہشت گردی کے خلاف جنگ ہو، فوج کے جوان اس میں قربانیاں دیتے ہیں، سردی ہو، گرمی ہو، چلچلاتی ہوئی دھوپ ہو، سخت سردی ہو برف باری ژالہ باری ہو وہ رات دن سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ پاکستان میں فوجی جرنیلوں نے 63 برس میں آدھی سے زیادہ مدت تک بالواسطہ یا بلاواسطہ مارشل لاء کے ذریعے پاکستان پر حکومت کی، کروڑوں عوام کے مینڈیٹ کو ایک ہی جھٹکے میں ختم کر کے پارلیمنٹ اور بنیادی انسانی حقوق پر قدغن لگائی، اگر فوجی جرنیل حکومتیں تبدیل کر سکتے ہیں، سیاسی اور جمہوری حکومتوں کا تختہ الٹ سکتے ہیں تو انہوں نے آج تک ملک سے جاگیردارانہ، وڈیرانہ اور کرپٹ کلچر کے خاتمہ کیلئے مارشل لاء جیسا اقدام کیوں نہیں اٹھایا؟ انہوں نے پاک فوج کے محبّ وطن جرنیلوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر محبّ وطن جرنیل اس ظالمانہ جاگیردارانہ نظام کے خاتمہ اور کرپٹ اور لٹیرے سیاستدانوں سے ملک کو نجات دلانے کیلئے مارشل لاء طرز کا کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو ہم ان کا ساتھ دیں گے، ہم نے مارشل لاء کے بہت ادوار دیکھے ہیں جو جرنیلوں نے اپنے اقتدار اور ذاتی مفادات کیلئے نافذ کئے، اگر فوج کے جرنیل ملک کو چور اچکوں، ڈاکوؤں، ملکی دولت لوٹنے والوں سے نجات اور معاشرے کی اصلاح کیلئے کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو بڑی برائی کے خاتمہ کیلئے ہمیں چھوٹی برائی قبول ہے۔ انہوں نے فوج کے محبّ وطن جرنیلوں اور آئی ایس آئی کے اعلیٰ حکام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ ہو یا کوئی اور ملک پوری قوم کو اب فیصلہ کر لینا چاہیے کہ ہم نہ امریکہ کی ڈکٹیشن لیں گے نہ کسی اور ملک کی ڈکٹیشن لیں گے، ہم اپنے پیروں پر ملک کو کھڑا کریں گے، ایمانداری، دیانتداری سے کام کریں گے مگر ہم ہاتھوں میں کشکول لیکر ملک کی عزت وآبرو کو نہیں بیچیں گے، اس کا سودا نہیں کریں گے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ جب روس اور امریکہ کی سرد جنگ جو بعد میں عملی جنگ میں افغانستان میں تبدیل ہوئی تو میں نے کھل کر مخالفت کی اور بار بار پکارا کہ بڑے بڑے ممالک کی جنگ میں پاکستان کی فوج، حساس اداروں اور پاکستان کے عوام کو اس میں نہ الجھائیں لیکن کسی نے نہیں سنا اور اس جنگ کو اسلام اور کافروں کی جنگ قرار دیا، روس کو کافر اور امریکہ کو اہل کتاب کہہ کر مذہبی جماعتوں نے امریکہ کا مقدمہ لڑا، امریکہ کی وکالت کیلئے اخبارات اور رسائل وجرائد میں کالم لکھوائے گئے، اس وقت کے فوجی جرنیلوں نے امریکہ اور ویسٹ سے خفیہ معاہدے کئے، پوری قوم کو دھوکہ دیکر امریکہ اور روس کی جنگ کو اسلام اور کفر کی جنگ قرار دیکر اس میں جھونک دیا، ملک میں ہزاروں جہادی مدرسے قائم کئے گئے، جہاں جہاد کی ٹریننگ دی گئی، اور انہیں افغانستان بھیجا، اسکے عوض اس وقت کے فوجی جرنیلوں اور مذہبی جماعتوں نے ڈالر لئے، جب جنگ ختم ہوگئی تو امریکہ بائے بائے کر کے چلا گیا اور جو ٹریننگ دینے والے اور لڑنے والے باقی بچے تھے وہ بے سہارا ہوگئے جو آج طالبان اور خودکش حملہ آوروں کی شکل میں جھوٹے پروپیگنڈوں کا ایندھن بن رہے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ پاکستان کی خارجہ اور داخلہ پالیسی اور کرپٹ سیاستدانوں کو ملک میں اقتدار دلانے میں امریکہ کا عمل دخل ہے جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا اور اگر کوئی کہتا ہے کہ ایسا نہیں ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور قوم کو دھوکہ دیتا ہے۔ انہوں نے امریکہ کے صدر باراک اوباما اور امریکی انتظامیہ سے کہا کہ وہ پاکستان کے بارے میں اپنی ماضی کی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں۔ انہوں نے محبّ وطن فوجی جرنیلوں اور آئی ایس آئی کے اعلیٰ حکام سمیت تمام ارباب اختیار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ خدارا آپ جاگیردار، وڈیرے، سرداروں اور جو نو دولتئے سیاست میں آنے کے بعد کھربوں روپے کے اثاثہ جات کے مالک بن گئے ان چور اچکو، ڈاکوؤں کا ساتھ دینا بند کردیں۔ ان جاگیرداروں، وڈیروں اور سرمایہ داروں کو نہ تو پاکستان سے کوئی محبت ہیں نہ پاکستان کے عوام سے، یہ کرپٹ سیاستدان ہاریوں، کسانوں، مزدوروں اور غریب ومتوسط طبقہ کے لوگوں کو انسان نہیں بلکہ کیڑے مکوڑے سمجھتے ہیں۔ حالیہ سیلاب میں جہاں آسمانی اور قدرتی آفات کا دخل ہے وہاں اس میں سازشی عناصر یعنی جاگیردار، وڈیرے اور سرداروں کی سازشوں کا انسانی عمل دخل بھی شامل ہے جنہوں نے اپنی

فصلیں، زمینیں، جاگیریں جائیدادیں اور فارم ہاؤسز کو بچانے کیلئے دریاؤں کے پشتوں کو توڑا اور سیلاب کا رخ غریبوں کے دیہاتوں، گاؤں گوٹھوں کی طرف کر دیا جسکے نتیجے میں آج کروڑوں لوگ بھوک، افلاس بیماری کی زندگی گزار رہے ہیں، بچے مر رہے ہیں، عورتیں بلبلا رہی ہیں، بوڑھے کپکپا رہے ہیں لیکن انکے آنسو پوچھنے اوران کے زخموں پر مرہم رکھنے والا کوئی نہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ جن جاگیرداروں اور وڈیروں نے اپنی اپنی زمینیں بچانے کیلئے پشتوں کو توڑ کر سیلاب کا رخ گاؤں، گوٹھوں دیہاتوں کی طرف کیا وہ انسانیت کے مجرم ہیں، سیلاب میں اب تک جتنے بھی لوگ ہلاک و بے گھر ہوئے ہیں اور جو تباہی ہوئی یہ اسکے ذمہ دار ہیں اور بلکہ یہ نسل کشی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ پاکستان سیلاب سے پہلے ایک خطہ تھا لیکن سیلاب آنے کے بعد ان جاگیرداروں وڈیروں نے اپنی جاگیریں بچانے کیلئے دریا کے پشتے توڑ توڑ کر پاکستان کا یہ حشر کیا ہے کہ پاکستان اب فلپائن کی طرح چھوٹے چھوٹے جزیروں میں تبدیل ہو گیا ہے جو ایک دوسرے سے کٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ارباب اختیار سے سوال کیا کہ موجودہ حکمراں ہوں یا سابق حکمراں، سیاست میں آنے سے پہلے انکے مالی اثاثہ جات کیا تھے، اس وقت انکے پاس کتنی فیکٹریاں، کتنی ملز، کتنی شوگر ملز تھیں اور آج انکے پاس کتنی فیکٹریاں ہیں اور کتنے اثاثے ہیں، کیا یہ قابل احتساب نہیں؟ جو اربوں کھربوں کے مالی اثاثہ جات رکھتے ہیں ان میں سے کتنے حاضر اور سابق حکمرانوں نے سیلاب فنڈ میں اپنے خزانوں سے عطیات غریبوں کیلئے دیئے؟ میں تو غریب آدمی ہوں مجھے بچپن سے سکے جمع کرنے کا شوق ہے، میں ہر سات چھ سال بعد ان جمع شدہ سکوں کو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گنتا ہوں اسکی تھیلیاں بناتا ہوں اسکے نوٹ لیکر غریبوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ گزشتہ 8 یا 9 سالوں میں میں نے جو برطانوی سکے جمع کئے وہ سکے گنے جا رہے ہیں انکی مالیت تقریباً چالیس لاکھ پاکستانی روپے ہوگی میں یہ تمام رقم سیلاب زدگان کی نذر کرتا ہوں، دس لاکھ میں پہلے ہی سیلاب زدگان کے فنڈ میں جمع کرا چکا ہوں اس طرح سیلاب متاثرین کیلئے پورے پچاس لاکھ سیلاب متاثرین کی نذر کرتا ہوں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ملک کو اس وقت انقلابِ فرانس کی طرز کے انقلاب کی ضرورت ہے اور میں تمام پاکستانیوں سے کہتا ہوں آپ ایک مرتبہ حق پرست جماعت متحدہ قومی موومنٹ کا ساتھ دو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ایم کیو ایم انقلابِ فرانس کی طرح ملک کی دولت لوٹنے والوں کو سرعام لٹکا کر دکھائے گی اور جتنے چور ڈاکوں، لیٹرے چاہے وہ مذہبی سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہوں یا چاہے اس میں ایم کیو ایم کے لوگ شامل ہیں وہ بھی انشاء اللہ سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ ہمیں اب ایک باغیرت قوم بننا ہے، اس کی راہ میں جاگیردار، وڈیرے، بڑے بڑے سرمایہ دار اور نام نہاد ملا، علمائے سو گر آئے حتیٰ کہ کرپٹ فوجی جرنیل بھی آئے تو پوری قوم ایک ہو کر ان سب سے مقابلہ کریگی اور پوری محبّ وطن فوج کے سپاہی انشاء اللہ غریبوں، پاکستانیوں کا اور پاکستان کا ساتھ دیں گے۔ میں تمام پاکستانیوں سے کہتا ہوں کہ آئیں ہم سب ملکر پاکستان کو بچائیں، چوراچکوں، ڈاکوؤں سے پاکستان کو نجات دلائیں، غریب و متوسط طبقے کا انقلاب اور اسکی حکمرانی پاکستان میں قائم کریں اور فی الحال سب سے زیادہ توجہ اس بات پر دیں کہ سیلاب زدگان کی امداد کیلئے اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت بڑھ چڑھ کر امداد جمع کر کے جہاں جہاں پہنچا سکتے ہیں وہاں پہنچائیں۔ اندرون سندھ کے تمام زونوں اور سندھی بھائیوں سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ بھی متاثرین کی امداد کیلئے جو ممکن ہو امداد کریں، اسی طرح اسلام آباد اور روالپنڈی سمیت پنجاب بھر کے 36 ڈسٹرکٹ کے تمام یونٹوں کے ذمہ داران و کارکنان بھی اپنے گھروں سے نکلیں، اپنی مدد آپ کے تحت کیمپ لگائیں، ایک وقت کا کھانا چھوڑ کر وہ پیسہ سیلاب فنڈ میں دیں۔ پنجاب کے مخیّر حضرات بھی ادھر ادھر مت دیکھیں اور اگر امداد صحیح لوگوں تک پہنچانی ہے تو ایم کیو ایم کو اپنے عطیات دیں۔ ایم کیو ایم اور کے کے ایف نے پورے ملک میں 200 سے زائد کیمپ لگائے ہیں، حیدر آباد اور سکھر میں ہزاروں کارکنان دریاؤں کے گرد ریت کی بوریاں اور پتھر لگا کر شہروں، گاؤں، گوٹھوں کی حفاظت کر رہے ہیں اور میں ایسے کارکنوں ذمہ داروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے ایم کیو ایم کی اپیل پر مفت ادویات کے کے ایف کو عطیہ کرنے والی فارماسوٹیکل کمپنیوں اور دیگر امدادی سامان جمع کرنے والے مخیّر حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ فوجی جوان سیلاب زدگان کی جس طرح مدد کر رہے ہیں اس میں جو فوجی افسران اور سپاہی سیلاب زدگان کی مدد کر رہے ہیں میں ان فوجیوں کو سلام تحسین پیش کرتا ہوں اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر ان فوجی جوانوں کے بعد اگر سیلاب زدگان کی کوئی سب سے آگے بڑھ کر ہزاروں کارکنان کی شکل میں مدد کر رہا ہے تو وہ ایم کیو ایم ہے۔ ایم کیو ایم کے ہزاروں کارکنان، کے کے ایف، میڈیکل ایڈ کمیٹی، لیبر ڈویژن، کے ٹی سی، اندرون سندھ تنظیمی کمیٹی، رابطہ کمیٹی کے ارکان سمیت تمام ذمہ داران امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ایم کیو ایم کے کارکنان اور رضا کار صرف پاکستان میں ہی مصروف نہیں ہیں بلکہ برطانیہ، شیفیلڈ، برمنگھم لندن کے ساتھ امریکہ، کینیڈا، ساؤتھ افریقہ، خلیجی ممالک اور دیگر اوورسیز یونٹوں میں بھی ایم کیو ایم کے کارکنان سیلاب زدگان کیلئے امدادی سامان جمع کر رہے ہیں۔ انہوں نے اوورسیز یونٹوں کے تمام ذمہ داران، کارکنان اور ساتھیوں اور ہمدردوں کو سلام تحسین پیش کیا۔ انہوں نے پرنٹ الیکٹرانک میڈیا کے لوگ جو سیلاب زدگان کے متاثرہ علاقوں میں پہنچ رہے ہیں اور

اپنی زندگیوں کوخطرے میں ڈال کرعوام کوتازہ صورتحال سے باخبر کررہے ہیں ان تمام صحافیوں ، کیمرہ مینوں فوٹوگرافروں کودل کی گہرائیوں سے سلام تحسین پیش کیا۔ انہوں نے سیلاب میں شہید ہونیوالوں کے ایصال ثواب اور بے گھر ہونیوالوں کی بحالی کیلئے دعا کی ۔انہوں نے گزشتہ دنوں ٹارگٹ کلنگ میں شہید ہونیوالوں کیلئے دعائے مغفرت کی اوردعا کی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کوظالموں اور چوروں سے پاکستان کونجات دلائے۔

☆☆☆☆☆